47884 ۔ فاسق کے پیچھے نماز ادا کرنے کا حکم

سوال

ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے جو بچپن اور جوانی میں اپنے ساتھ لواطت کرواتا رہا، یہ علم میں رکھیں کہ وہ قرآن مجید کا حافظ ہے اور اس کی آواز بہت اچھی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر تو یہ امام اللہ تعالی کے ہاں توبہ کر چکا ہے، اور اس کی حالت سدھر چکی ہے تو اسے امام بنانے میں کوئی حرج نہیں، اور اس کی پیچھے نماز ادا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں.

اور نہ ہی کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ اسے اس گناہ کی عار دلائے جس سے وہ توبہ کر چکا ہے، اور نہ ہی سزا دے سکتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یقینا اللہ تعالی سارے گناہ معاف کر دیتا ہے الزمر (53).

یعنی جو شخص توبہ کرتا ہے اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے کسی کے گناہ نہ ہوں "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4250) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور اگر وہ ابھی تك اس عظیم برائی پر قائم ہے، تو اسے وعظ ونصیحت کرنا اور اللہ تعالی کا خوف دلانا ضروری ہے، اگر پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتا تو اسے امامت سے ہٹانے کی کوشش کر کے اس کی جگہ دینی طور پر مستقیم شخص کو امام بنایا جائے، جو تقوی کی خصلتوں سے مالا مال ہو.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں قبلہ رخ تھوکنے والے شخص کو امامت سے ہٹا دیا، اور اسے منع کر دیا کہ اپنی قوم کو نماز مت پڑھائے اور اسے فرمایا:

" یقینا تو نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت سے دوچار کیا ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (481) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو پھر اس عظیم برائی کے مرتکب شخص کو کیسے امام بنایا جاسکتا ہے ؟ کیونکہ یہ تو امامت سے ہٹائے جانے کا زیادہ حقدار ہے، اور اس لائق ہے کہ اسے منصب سے دور کر دیا جائے!!

اور اس لیے بھی کہ اسے امام بنانے میں اس کی تعظیم اور عزت ہو گی اور فاسق شخص اس تعظیم کا اہل نہیں.

اور پھر غالب طور پر لوگ امام کی اقتدا کرتے اور اس سے تعلیم حاصل کرتے ہیں، اور اس کی ارشاد و راہنمائی قبول کرتے ہیں، اس لیے امام جتنا عادل اور دین والا شخص ہو گا اتنا ہی لوگوں کے لیے فائدہ مند ہو گا، اور لوگ اس کی بات بھی اتنی ہی زیادہ تسلیم کریں گے.

جبکہ فاسق شخص کی بات لوگ قبول ہی نہیں کرتے، بلکہ ہو سکتا ہے وہ شخص تو بعض لوگوں کے لیے فتنہ کا باعث بن جائے، اللہ تعالی اس سے محفوظ رکھے.

دوم:

رہا مسئلہ فاسق کے پیچھے نماز کی ادائیگی صحیح ہے یا نہیں؟ تو اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، جمہور علماء کرام کے مطابق اس کے پیچھے کراہیت کے ساتھ نماز کی ادائیگی صحیح ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

" صحیح بخاری اور دوسری کتب میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا حجاج بن یوسف کے پیچھے نماز ادا کرنا ثابت ہے، اور بہت سی صحیح احادیث فاسق اور ظالم اماموں کے پیچھے نماز کی ادائیگی صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہیں.

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے: فاسق کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح ہے حرام نہیں، لیکن مکروہ ہے، اسی طرح اس بدعتی کے پیچھے جو اپنی بدعت کی وجہ سے کافر نہ ہوتا ہو نماز ادا کرنا صحیح ہے، لیکن اگر وہ بدعت کفریہ ہو تو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ سب کفار کی طرح اس کے پیچھے بھی نماز ادا کرنا صحیح نہیں.

اور المختصر میں امام شافعی رحمہ اللہ تعالی نے بیان کیا ہے فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز ادا کرنا مکروہ ہے،

ليكن اگر نماز ادا كرلے تو اس كى نماز صحيح ہو گى " اهـ

ديكهيں: المجموع للنووى (4 / 151).

اور شيخ الاسلام رحمہ اللہ كا كہنا ہے:

" چنانچہ اگر ايك ہى مسلك والے دو شخص ہوں تو ان ميں سے جو شخص بهى كتاب و سنت كا زيادہ عالم ہو تو يہ متعين ہے كہ دوسرا شخص زيادہ علم ركھنے والے كو امامت كے ليے مقدم كرے، اور اگر ان ميں سے كوئى ايك فاجر ہو ، مثلا وہ جھوٹ و كذب اور خيانت وغيرہ دوسرے فسق كے اسباب ميں معروف ہو، اور دوسرا شخص مومن اور متقى ہو تو يہ دوسرا شخص امامت كا اہل ہونے كى صورت ميں امامت كا زيادہ حقدار ہے.

اور اگر پہلا شخص زيادہ حافظ و قارئ اور عالم ہو تو بعض علماء كرام كے ہاں فاسق كے پيچھے نماز ادا كرنا حرام اور منع ہے، اور بعض كے نزديك يہ نہى تنزيہ ہے... اور نيك و صالح شخص كو امامت بنانا ممكن ہونے كى صورت ميں فاسق شخص كو امام بنانا جائز نہيں " اهـ

ديكهيں: مجموع الفتاوى ابن تيمية (23 / 341).

اور ايك جگہ پر اس طرح كہتے ہيں:

" اگر كسى بہتر اور نيك و صالح شخص كو امام بنانا ممكن ہو تو نشہ كرنے اور چرس اور افہيم كھانے والے، يا پھر حرام كام كے مرتكب شخص كو امام بنانا جائز نہيں .....

اور فاسق امام كے پيچھے نماز كى ادائيگى ميں كراہت پر سب آئمہ كا اتفاق ہے، ليكن نماز صحيح ہونے ميں اختلاف ہے، ايك قول يہ ہے كہ نماز صحيح نہيں، جيسا كہ امام مالك، اور امام احمد كى ايك روايت ہے.

اورايك قول يہ ہے كہ: بلكہ نماز صحيح ہے، جيسا كہ ابو حنيفہ، شافعى كا قول، اور امام مالك اور امام احمد كى ايك روايت ہے، اس ميں كوئى اختلاف نہيں كہ اسے امام نہيں بنانا چاہيے" اهـ

ديكهيں: مجموع الفتاوى ابن تيمية (23 / 375).

مزيد تفصيل كے ليے ديكهيں: الشرح الممتع لابن عثيمين (4 / 304).

سوم:

فاسق امام كے ساتھ كيا سلوك كيا جائے اس ميں اہل علم تفصيل بيان كرتے ہيں:

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

(اس بنا پر اگر وہ مسجد کا امام ہو اور نصیحت قبول نہ کرے اگر ہو سکے اور فتنہ نہ پیدا ہو تو اسے معزول کرنا واجب ہے، اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر اس کے علاوہ کسی اور نیک و صالح امام کے پیچھے نماز ادا کرنا واجب ہے جسے یہ میسر ہو، تا کہ اس امام کی ڈانٹ ڈپٹ ہو اور انکار ہو سکے، اگر اس میں کوئی فتنہ نہ پیدا ہوتا ہو.

اور اگر اس کے علاوہ کسی اور کے پیچھے نماز ادا کرنا میسر نہ ہو تو پھر جماعت کی مصلحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے پیچھے ہی نماز ادا کرنا مشروع ہے.

اور اگر کسی دوسرے کے پیچھے نماز ادا کرنے سے فتنہ و فساد کا خدشہ ہو تو پھر اس فتنہ کو ختم کرنے اور دو نقصانوں میں سے کم کا ارتکاب کرتے ہوئے اسی کے پیچھے نماز ادا کی جائیگی)انتہی

ماخوذ از: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7 / 370).

واللہ اعلم .